مقتلِ ابی مخنف وقیام مختار
محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد و امامبارگاہ امام الصادقؑ G-9/2
اسلام آباد فون نمبر 0333-5121442

مقتلِ ابی مخنف

و قیام مختار

ترجمہ
سیّد تبشّر الرضا کاظمی

محمد علی بک ایجنسی
جامع مسجد و امام بارگاہ امام الصادق G-9/2
اسلام آباد۔ فون 0333-5121442

نام کتاب	:	مقتل ابی مخنف وقیام مختار
مترجم	:	سید تبشر الرضا کاظمی
کمپوزنگ	:	الفا کمپوزنگ پوائنٹ
		گوالمنڈی، راولپنڈی
طباعت	:	اسد پرنٹنگ پریس راولپنڈی
بار چہارم	:	مارچ 2004ء
تعداد	:	ایک ہزار
قیمت	:	100 روپے

ملنے کا پتہ

محمد علی بک ایجنسی

جامع مسجد و امام بارگاہ امام الصادق G-9/2

اسلام آباد۔ فون 0333-5121442

کاندھے پر رکھے ہوئے آگے بڑھے۔اس وقت عمر سعد اپنے لشکر سے اس طرح مخاطب ہوا۔ "تم پر افسوس! مشک کو تیروں سے چھلنی کردو۔خدا کی قسم اگر یہ پانی حسینؑ تک پہنچ گیا تو ہم میں سے ایک بھی زندہ نہ بچے گا"۔

چنانچہ حضرت عباسؑ پر دشمن نے مل کر شدید حملہ کیا۔لیکن حضرت عباسؑ نے ایک سو اسی سواروں کو ہلاک کر دیا۔عبداللہ بن یزید شیبانی نے بائیں بازو پر وار کرکے اسے بھی جدا کر دیا۔حضرت عباسؑ نے تلوار کو اپنے ہونٹوں میں دبایا اور اسی شدت سے حملہ کیا اور یہ رجز پڑھا۔

"اے نفس! ان کافروں سے نہ ڈر۔تیرے لیے رحمت خدائے جبار کی خوشخبری ہے۔وہی رحمت جو پاک پیغمبرؐ اور ان کی نسل پر سایہ فگن ہے۔انہوں نے اپنے ظلم سے میرا دایاں ہاتھ الگ کر دیا۔(اور بایاں بھی) خدایا! انہیں جہنم کی جلتی آگ میں ڈال دے"

آپ نے اس حالت میں کہ دونوں بازوؤں سے خون بہہ رہا تھا سخت حملہ کیا۔اسی دوران ایک لعین نے ایک آہنی گرز آپ کے سر مبارک پر اس زور سے مارا کہ سر شگافتہ ہوگیا اور آپ زین سے زمین پر آگئے۔اس وقت مولا کو پکارا۔"یا ابا عبداللہ! خدا حافظ!" جونہی امام علیہ السلام کے کانوں تک حضرت عباسؑ کی یہ آواز پہنچی آپ نے۔"ہائے بھائی! ہائے عباسؑ! ہائے میری جان ودل!" کہتے ہوئے دشمن پر حملہ کیا۔دشمن کو دور کرکے بھائی کے پاس آئے۔انہیں گھوڑے پر لاد کر خیمہ میں لائے۔لاش زمین پر رکھ دی اور اس زور سے گریہ کیا کہ تمام مرد وزن گریہ کرنے لگے۔بعد میں فرمایا۔"خدا تمہیں جزائے خیر دے! تو میرا کیسا اچھا بھائی تھا۔تو نے خدا کی راہ میں جنگ کرکے حق جہاد ادا کیا"۔

حضرت علی اکبرؑ

اس کے بعد حضرت علی اکبر میدان میں آئے اور یہ رجز پڑھا۔

"میں حسین بن علی علیہ السلام کا بیٹا علیؑ ہوں۔خانہ خدا کی قسم! ہم سے زیادہ کوئی پیغمبرؐ کا حامی نہیں۔میں تلوار سے اس قدر ضربیں لگاؤں گا کہ میری تلوار

کند ہو جائے گی۔ کیونکہ یہ ضربیں ایک ہاشمی مرد کی ہیں۔ نیزے سے اتنے وار کروں گا کہ ٹیڑھا ہو جائے گا"۔ پھر آپ نے باغیوں پر ایسا حملہ کیا کہ ایک سو اسی دشمنوں کو ہلاک کر دیا۔ ایک لعین نے جو چھپا بیٹھا تھا آپ کے سر پر ایک لوہے کا گرز مارا۔ آپ زین سے زمین پر آ گئے اور باپ کو پکارا۔ "بابا! خدا حافظ! میرا آخری سلام لیں۔ یہ میرے نانا رسول اللہؐ ہیں۔ یہ میرے دادا علیؑ ہیں۔ یہ میری دادی فاطمہ سلام اللہ علیہا ہیں۔ یہ سب مجھے کہتے ہیں بیٹا جلدی آؤ۔ یہاں ہم سب آپ کے مشتاق ہیں"۔

جونہی حضرت علی اکبرؑ شہید ہوئے تمام خیموں میں مستورات کے رونے کی آوازیں بلند ہوئیں۔ حضرت امام حسین علیہ السلام نے انہیں خاموش رہنے کی تلقین کی۔ فرمایا۔ "ابھی رونے کو بہت وقت ہے"۔ ایک سرد آہ کھینچی۔ اس کے بعد آپ نے نانا (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ) کی قبا منگوا کر زیب تن کی اور آنحضرت کی زرہ "فاضل" اور عمامہ "سحاب" زیب تن کئے۔ ذوالفقار ہاتھ میں لی اور گھوڑے پر سوار ہوئے۔ دشمنوں پر حملہ کر کے حضرت علی اکبر کی لاش سے دور بھگایا۔ ان کا سر اپنے زانو پر رکھ کر چہرے سے خون اور غبار صاف کیا اور فرمایا۔ "خدا تیرے قاتل پر لعنت کرے۔ یہ لوگ خدا اور رسولؐ کے ساتھ کس قدر ظلم کر رہے ہیں"۔ اس صدمے سے آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو گئیں۔

حضرت زینبؑ کو حضرت علی اکبرؑ کی موت کا صدمہ

حمید بن مسلم کے حوالے سے عمارہ بن سلیمان اس طرح روایت کرتا ہے۔

"میں نے دیکھا کہ ایک خاتون حسین علیہ السلام کے خیموں سے باہر آئی اور یوں پکاری۔ "ہائے میرے بچے! ہائے میرے شہید! ہائے میری بیچارگی! ہائے میری غربت! ہائے میرے جان و دل! کاش یہ دن دیکھنے سے پہلے میں نابینا ہو گئی ہوتی۔

کاش میں مٹی میں مل گئی ہوتی!"۔ امام تیزی سے ان کی طرف گئے اور خیمہ میں واپس بھیجا۔ میں نے ان کا نام پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ زینبؑ بنت علیؑ ہیں۔ امام

حسین علیہ السلام انہیں روتا دیکھ کر خود بھی رونے لگے اور فرمایا۔ وانا الیہ راجعون۔ پھر امام حسین علیہ السلام نے بیٹے (علی اکبرؑ) کو اپنے زانو پر لیا اور فرمایا۔ "بیٹا! تم کو دنیا کے غموں سے نجات مل گئی اور آرام کی جگہ پہنچ گئے ہو۔ تمہارا باپ پیچھے رہ گیا ہے دیکھو کب تمہارے پاس آتا ہے؟"۔

حضرت علی اصغرؑ

امامؑ واپس ام کلثومؑ کے خیمہ میں آئے اور فرمایا۔ "بہن! میں اپنے ششما ہے کہ متعلق تم سے درخواست کرتا ہوں کہ اس کا خیال رکھنا کیونکہ یہ ابھی بہت چھوٹا ہے۔ حضرت ام کلثوم نے فرمایا۔ "اے بھائی! اس بچے نے تین روز سے پانی تک نہیں پیا۔ اس کے لیے تھوڑا سا پانی کسی طرح لائیں"۔ امام بچے کو گود میں لے کر فوج اشقیاء کی طرف آئے اور فرمایا۔ "تم لوگ میرے بھائی بھتیجوں اور اصحاب کو قتل کر چکے ہو۔ اب سوائے اس معصوم بچے کے میرے پاس کچھ باقی نہیں رہا۔ یہ پیاس کی شدت سے نڈھال ہے۔ ایک گھونٹ پانی اسے پلا دو"۔ امام کا یہ کلام ابھی جاری تھا کہ ادھر سے ایک ظالم نے ایسا تیر چلایا کہ بچے کی گردن ایک طرف سے کاٹ کر دوسری طرف سے نکل گیا۔ راوی کہتا ہے کہ یہ تیر ایک لعین قدیمہ عامری نے چلایا تھا۔ امام حسینؑ نے بچے کی گردن کا خون اپنے ہاتھ میں لیا اور آسمان کی طرف پھنکا اور فرمایا۔ "خدایا! میں اس قوم پر تجھے گواہ کرتا ہوں جنہوں نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ تیرے نبیؐ کے خاندان کے ایک فرد کو بھی زندہ نہیں چھوڑیں گے۔

حضرت علی اصغرؑ کی شہادت پر خیموں میں قیامت

امام علیہ السلام اس معصوم بیٹے کی لاش خیموں میں اس طرح لائے کہ امام کے سینے پر شیر خوار بچے کا خون بہہ رہا تھا۔ بچے کی لاش حضرت ام کلثومؑ کو دے کر بہت روئے اور فرمایا۔ "پروردگار! اب مجھے تنہا نہ چھوڑ۔ ظالموں نے ظلم کی انتہا کر دی ہے۔ ہمیں بے بس بنا دیا ہے۔ یہ اپنے اس عمل سے یزید کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ میرا بھائی عباس اکیلا مارا گیا اور اپنے خون میں نہایا ہوا میدان میں پڑا ہے۔ تیری ہی ذات ہے جو ان دشمنوں کو ٹھکانے لگا سکتی ہے"۔